سوال

(60)مسجد کو منتقل کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کسی گاوں میں ایک مسجد ہے وہاں کے باسی اسی مسجد میں نماز ادا کرتے ہیں جبکہ اب صورتحال یہ ہے کہ اس گاوں کے لوگ کسی مجبوری کی بناء پر اس گاوں کو ترک کر کے کسی اور جگہ منتقل ہونا چاہتے ہیں اب سوال یہ ہے کہ کیا وہ اس مسجد کے سامان سے جہاں پر وہ منتقل ہونا چاہتے ہیں نئی مسجد بنا سکتے ہیں واضح ہو کہ اگر اس مسجد کو اسی حالت میں چھوڑ دیتے ہیں تو وہ بالکل غیر آباد ہو کر رہ جائے گی اس کا پورا سامان ضائع ہو جائے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مساجد تمام مسلمانوں کے لیے وقف ہوا کرتی ہیں اور وقف فی سبیل اللہ کا یہ حکم ہوتا ہے کہ اس میں بلاوجہ تغیر و تبدیلی نہ کی جائے اسے ضائع نہ کیا جائے، اس سے وہی کام لیا جائے جس کے لیے اسے وقف کیا گیا ہے لہذا بلاوجہ مسجد میں نامناسب تبدیلی کرنا یا اسے ضائع کرنا یا اسے ختم کرنا اسے غیر آباد کرنا ناجائز ہے، اس کے متعلق (جہاں وہ مسجد ہے) وہاں کے تمام باسی مسلمانوں پر ایک جتنا حق ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ اگر کوئی اضطراری صورت پیش آجائے تو بھی اس میں تغیر و تبدل یا اسے ترک کرنا اسے نئی صورت میں تعمیر کرنا کسی صورت میں بھی جائز نہیں بلکہ اس کے متعلق بھی اللہ تعالی اور رسول اکرم ﷺ نے راہنما اصول عطا فرمائے ہیں جن سے مذکورہ تمام باتیں جائز ہو سکتی ہیں۔

(1): اللہ تعالی نے فرمایا: لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا (البقرۃ:۲۸۶)

''ہر کسی بھی شخص کو اللہ تعالی اس کی طاقت وقدرت سے زیادہ احکام لاگو نہیں کرتا۔''

(۲): فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ (التغابن:۱٦)

''لہذا اللہ تعالی کی نافرمانی اور اس کے اوامر انحرافی سے اپنی وسعت وطاقت کے مطابق بچیں۔''

(۳): يَسْأَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيهِمَا إِثْمٌ كَبِيرٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَإِثْمُهُمَا أَكْبَرُ مِنْ نَفْعِهِمَا (البقرۃ:۲۱۹)

''آپ سے شراب اور جوے کے متعلق پوچھتے ہیں آپ فرمائیں کہ ان دونوں میں نقصان بھی ہے تو لوگوں کے لیے کچھ فوائد بھی ہیں تاہم ان کے نقصانات فوائد سے زیادہ ہیں۔''

اس مقام پر ''اثم ''بمعنی نقصان ہے تفصیل کی یہاں گنجائش نہیں ۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہواکہ اضافی فائدے اور نقصان سے کوئی چیز بھی خالی نہیں، حتی کہ محرمات میں بے شمار نقصانات کے ساتھ ساتھ کچھ فوائد بھی ہیں، لہذااس آیت سے یہ اصول اخذ ہوتا ہے کہ جب کہ کوئی بھی چیزاضافی نفع ونقصان سے خالی نہیں توپھر ہر چیز کے متعلق حکم معلوم کرنے کےلیے یہ دیکھنا پڑے گاکہ اس کا نفع زیادہ ہے یا نقصان ،اگر نقصان زیادہ ہے توپھر توتھوڑی منفعت کوکچھ وزن نہیں دیا جائے گا بلکہ نقصان کومد نظر رکھتے ہوئے اس چیز سے اجتناب وپرہیز لازمی ہے ۔

(٤) : وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (الانعام ٦/١١٩)

اللہ تعالی نے محرمات (حرام کردہ چیزوں)کو تفصیل سے بیان کیا ہے مگریہ کہ تم مجبور ہوجاوکہ تمھیں محرم چیزسے کسی طرح بھی مخرج نظر نہ آئے ۔اس آیت کریمہ سے معلوم ہواکہ ہر محرم وممنوع چیزنہایت اضطراری اورانتہائی مجبوری کی حالت میں جائزہوجاتی ہے لیکن وہاں یہ خیال رہے کہ اس کام یاچیزیاامر کے ارتکاب کے علاوہ کوئی دوسری متبادل صورت نہ ہواگر کوئی متبادل صورت موجودہے توپھر ہر گزہر گزاس ممنوع چیز کاارتکاب نہ کیا جائے ۔

(٥) :اللہ تعالی نے صلاح ودرستگی (معاشرہ)کاامر فرمایاہےاوراس کے مدمقابل فساد سے منع فرمایاہےاوراپنے انبیاء کرام علیہم السلام کوبھی اس لیے مبعوث فرمایاکہ انسانوں کے اصلاح احوال کی تحصیل وتکمیل کریں اورمفاسد کوبالکل ختم ونابود کردیں اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل آیت کریمہ کوملاحظہ کریں ۔

وَقَالَ مُوسَىٰ لِأَخِيهِ هَارُونَ اخْلُفْنِي فِي قَوْمِي وَأَصْلِحْ وَلَا تَتَّبِعْ سَبِيلَ الْمُفْسِدِينَ (الاعراف :١٤٢)

اورشعیب علیہ السلام نے فرمایا :

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ (ہود :٨٨)

اورفرمایا :

فَمَنِ اتَّقَىٰ وَأَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ (الاعراف :٣٥)

نیزارشادہے :

وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوا فِي الْأَرْضِ قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ (البقرة :١١)

مذکورہ آیات میں واضح طورپر مصالح کواختیارکرنے کاامروترغیب دی گئی ہے اورفسادوبگاڑسے روکاگیاہے ۔یعنی جوبات بگاڑفسادااور تخریب وضیاع کاسبب بنتی ہواسے ترک کرکے وہ کام یاعمل وصورت اختیارکی جائے جس میں ہر طرح سے مصلحت اوربہتری ہو۔

(٦) : وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّن مَّنَعَ مَسَاجِدَ اللَّهِ أَن يُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ وَسَعَىٰ فِي خَرَابِهَا (البقرة :١١٤)

''اس سے بڑھ کرکوئی بھی ظالم نہیں جومساجد کی تخریب وضیاع کاسبب بنے کہ وہ ان میں اللہ تعالی کے ذکر سے روکتارہے ۔''

(٧) : فِي بُيُوتٍ أَذِنَ اللَّهُ أَن تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ (النور :٣٦)

مومنوں کے دلوں میں اللہ تعالی کی طرف سے نوران گھروں (مسجدوں) میں حاصل ہوگا جن کے متعلق اللہ تعالی نے حکم فرمایا کہ ان کی رفعت وبلندی، تعظیم وتکریم کی جائے اوران میں اللہ تعالی کے نام کا ذکر ہوتا رہے ۔ الخ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا :

((مانہیت عنہ فاجتنبوہ ومااَمر تکم بہ فاتومنہ مااستطعتم الحدیث)) (متفق علیہ)

''یعنی میں تمھیں جس چیز سے روکوں اس سے کلی طورپر اجتناب کرواور جس چیز کا حکم دوں تواس کی تعمیل اپنی وسعت واستطاعت کے مطابق کرو۔ ''

یعنی نواہی میں استطاعت وغیرہ کی گنجائش نہیں مگراوامر میں شریعت نے قدرت اوروسعت کی گنجائش رکھی ہے ۔چوری مت کریں اس میں یہ گنجائش نہیں کہ اگرقدرت نہ ہوتو پھرچوری کرلیا کرولیکن حکم ہے کہ نماز کھڑے ہوکر پڑھواگرقدرت نہین توپھرلیٹ کراشاروں کے ساتھ۔ وضوکےلیے پانی نہیں یاکسی سبب وضوکرنا صحیح نہیں تو تیمم کرلے۔ روزے فرض ہیں لیکن بیمارکے ل یے ترک کرنے کی اجازت ہے علی ہذاالقاس ۔ دیگراوامر کوبھی اسی طرح سمجھنا چاہیے۔ ان اصولی باتوں کوپوری طرح ذہن میں بڑھانے کے بعداب آئیے اصل مسئلہ کی طرف کتنے ہی مواقع پر بعض ایسے ناگزیرحالات پیداہوجاتے ہیں جن کی وجہ سے وہاں کے باسی اس گاوں کوترک کرنے پر مجبورہوجاتے ہیں مثلاوہاں بہت زیادہ زمینی سیلاب پھوٹ پڑے جس کی وجہ سے وہاں کے باسی مجبورہوکراس جگہ کوترک کرکے چلے جائیں اس صورت میں اگراس گاوں کے باسیوں کواس کی اجازت نہ دی جائے کہ وہ اس مسجد کوشہید کرکے جاکروہاں مسجد بنائیں جہاں پروہ رہنےلگے ہیں توپھر ظاہر ہے کہ اس طریقے سے تویہ بنی ہوئی مسجد غیر آباد ہوکررہ جائے گی کی یاتوکتےاوربلیاں آکروہاں گند پھیلاتے رہیں گے یاشیاطین کیاکوئی اور مخلوق وہاں آکراپنا آستانہ بنائے گی یا بالآخروہ اس سیلاب کی وجہ سے گرکرنیست ونابود ہوجائے گی۔ اس طرح مسجد کی تعظیم میں فرق آجاتا ہے ہاں اگراس کی متبادل صورت کی اجازت ہوگی تولوگ باآسانی اپنی مرضی کے مطابق کسی اورجگہ وہ مسجد بنوادیں گے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 326

محدث فتویٰ